اللہ نور السموٰت والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا مصباح

جلد ۷ — نمبر ۴

مصباح

زنانہ اخبار مہینے میں دو بار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۵ فروری ۱۹۳۳ء — چندہ سالانہ دو روپیہ — ۱۹ شوال ۱۳۵۱ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

عورت اور ہندو مذہب	۳/۵	چوہدری خوشی محمد صاحب بی۔ایس۔سی
مسئلہ تعلیم نسواں ...	۵/۸	رحمت النساء بیگم صاحبہ قادیان
قابل قدر نصائح ...	۸/۱۱	سیدہ سعیدہ صاحبہ سیالکوٹ
بچہ کی حفاظت اور پرورش ۔	۱۱/۱۴	
شذرات ...	۱۵/۱۸	

پانچ مارچ یوم التبلیغ

یکم مارچ کا مصباح خاص نمبر ہوگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چونکہ پانچ مارچ غیر احمدیوں خصوصاً ہندوؤں میں تبلیغ کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ اس لئے یکم مارچ کے مصباح میں ایک طویل مضمون چھپے گا۔ جس میں حضرت نبی کریم صلعم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت ہندوؤں کی کتب سے پیشگوئیاں ہونگی۔ عیسائی اور سکھ مذہب کے متعلق بھی مضمون ہونگے۔ جسقدر پرچے مصباح کے آپ کو درکار ہوں۔ آرڈر بھیجدیں۔ ایک روپیہ کے تیرہ ۱۳ عدد محصولڈاک ہمارے ذمہ۔ قیمت فی پرچہ ڈیڑھ آنہ۔ جتنے پرچے درکار ہوں۔ منگوالیں، ایک روپیہ سے کم کے لئے ٹکٹ بھیجدیں۔ ورنہ "وی پی" کی اجازت دیں۔ جن کو بھیجنا ہو اُن کے نام بھیجدیں تو ہم یہیں سے درخواست کے مطابق روانہ کردیں گے۔ اطلاع پڑھتے ہی درخواستیں بھیجدیں۔ تا آپ مصباح کے ذریعے تبلیغ کرکے اپنے فرض سے سُبکدوش ہوسکیں۔

والسلام

نوٹ:۔ بعد میں یہ شکایت نہ ہو کہ آرڈر کی تعمیل نہیں ہوئی۔ جیسا کہ پچھلی دفعہ بعض تاروں کی تعمیل نہ ہوسکی تھی۔

درخواستیں بنام مینجر اخبار مصباح قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب) ہوں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلّی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح
قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ فروری سنہ ۱۹۳۳ء

عورت اور ہندو مذہب

ابتدائے آفرینش سے دنیا کی آبادی کا اکثر حصہ اس اصول پر کاربند رہا ہے کہ جس کی لاٹھی اسی کی بھینس۔ جسے کمزور خیال کیا گیا۔ اسے ہر طرح سے پامال کرنیکی کوشش کیگئی۔ اسپر ہر ممکن ظلم روا رکھا گیا۔ اور اسکے ہست کو نیست میں بدلنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا گیا۔ ہر وہ بات جو دنیا کے طاقتور طبقہ کے لئے جائز تھی۔ اس مظلوم و بیکس حصہ مخلوق کے لئے ناجائز قرار دی گئی۔ اور ہر وہ امر جو زبردست کے حق میں مستحسن و طیّب کا حکم رکھتا تھا۔ اس عاجز طبقے کے لئے مکروہ و ممنوع قرار دیا گیا +

اس ظلم و تشدد کی مثال کے طور پر ہم عورت اور اسکے حقوق کو لیتے ہیں۔ بد قسمتی سے چند وجوہات جنکی حقیقت اور اصلیت پر غور کرنے کی بجائے۔ ان کے ظاہر اور سطحیت کو زیادہ اہمیت دی گئی۔ اور یہ خیال کر لیا گیا ہے کہ عورت ہر لحاظ سے مرد کی دست نگر ہے۔ اس میں اپنی ہستی کے برقرار رکھنے اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی طاقت نہیں۔ لہذا مرد جو چاہیں اس سے سلوک روا رکھیں۔ مرد کے ذہن میں یہ خیال گھر کر گیا۔ اور یہ خیال اسقدر وسیع ہوا۔ کہ دنیا کے مادہ پرست تو تھے ہی۔ وہ جو روحانیات کے ہادی کہلائے۔ اور جن کو قانون بنانے والے کے نام دیئے گئے وہ بھی اسی رو میں بہ گئے۔ اور بجائے اس کے کہ مظلوم کی کچھ دادرسی ہوتی۔ انہوں نے وہی کیا۔ کہ موئے کو مارے شاہ مدار +

ہندو مذہب جسے زمانہ قدیم کا مذہب ہونے پر اسکے پیرووں کو بھی بڑا ناز ہے۔ عورت کو جو عزت اور مرتبہ عطا کرتا ہے۔ اس کی اصلیت جہاں ہندو مت کی کتب مقدسہ اور مقننین کے مختلف اقوال و فرامین سے ظاہر ہے۔ زمانہ حال کے سمجھدار ہندوؤں کے شور و واویلا سے بھی اس امر پر کافی روشنی پڑتی ہے ہندو سوسائیٹی میں اس بات کو بخوبی سمجھ لیا گیا ہے کہ مذہب نے عورت کے ساتھ انصاف کا سلوک نہیں کیا۔ اور اسکا اعتراف صرف عورتوں نے ہی نہیں کیا۔ بلکہ مرد بھی ببانگ دہل یہ پکار رہے ہیں۔ کہ ہندوؤں کی تمدنی خرابیاں اسوقت تک دور ہونے کی نہیں۔ جبتک عورت کے حقوق میں کسی قسم کی ترمیم نہ کیگئی +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چند دن ہوئے۔ پروفیسر شیشادری پرنسپل گورنمنٹ کالج اجمیر و ممبر پنجاب یونیورسٹی انکوائری کمیٹی کا ایک لیکچر "**ہندوستان کے چند تمدنی مسائل**" کے موضوع پر ہوا۔ اس میں آپ نے ہندوستان میں عورت کے مرتبہ پر اپنے خیالات کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"عورت کے دوبارہ شادی کرنے کو نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ حالانکہ مرد خود ایک نہیں۔ بلکہ دو تین اور چار دفعہ شادی کرتے ہیں"

پھر آگے چلکر فرمایا:۔

"وہ وقت آگیا ہے۔ کہ مسئلہ طلاق کی ہندو قانون میں ترویج پر غور کیا جاوے۔ مجھے اسبات پر یقین نہیں کہ شادیاں فی الواقعہ آسمان پر وقوع پذیر ہوتی ہیں جیساکہ بعض لوگ بڑے وثوق کے ساتھ اسبات پر زور دیتے ہیں لیکن یہ بات میں نہایت گہرے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں۔ کہ زندگی ایک نہایت ہی عظیم الشان مقدس چیز ہے۔ اور اس کی فرحت اور خوشی کو بعض مایوس کن شادیوں کے جبری طور پر جاری رکھنے کیوجہ سے پیدا شدہ غم والم سے تباہ نہیں کرنا چاہیئے۔ مجھے اسبات سے خوشی ہے کہ ریاست بڑودہ نے طلاق کے متعلق ایک قانون پاس کر دیا ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ ہندوستان بھر میں اسکی تقلید کی جاوے گی"

اقتباس مندرجہ بالا سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے۔ کہ ہندو لوگ اپنے مذہبی قوانین کو کس حد تک قابل عمل سمجھتے ہیں۔ اور اس کی خامیوں اور کمزوریوں کو دور کرنے کے لیئے وہ کیا کچھ کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔

کیا اسلام کی سچائی کا یہ ایک بیّن ثبوت نہیں۔ کہ وہی مسائل جن کو مخالف اسلام کیلئے حربہ کے طور پر استعمال کیا کرتے تھے۔ انہیں مسائل کے مستعار لینے کے لئے آج اسلام کے در پر ناصیہ فرسا ہیں حقیقت یہ ہے۔ کہ اسلام وہ مذہب ہے۔ جس کی بنیاد خدائے علیم و حکیم نے اپنے ہاتھوں سے رکھی۔ اور اس کے قوانین کو اپنے کامل علم کی بناء پر صادر فرمایا۔

بعض کوتاہ فہم لوگوں نے اسلامی احکام کے خلاف اعتراضات کئے۔ اور ان کو انسانی فطرت کے خلاف بتایا۔ کبھی ان کو بنی نوع انسان کے لئے ظالمانہ قرار دیا گیا۔ کبھی ان کو کوئی رنگ دیا گیا۔ اور کبھی ان کو کسی تعبیر سے یاد کیا گیا۔ لیکن اس اندھا دھند نکتہ چینی اور چیخ و پکار کا نتیجہ سوائے اسکے کوئی نہ نکلا۔ کہ معترضین کی نادانی اور کم ظرفی کا راز فاش ہو گیا۔ اور ضرورت وقت سے مجبور ہو کر ان کو اسلامی احکام کی معقولیت کا اعتراف کرنا پڑا۔ اسلام نے اپنے پیروؤں کو وہ کچھ دیا کہ غیر وہ کبھی بھی اپنے اندر نہیں دیکھ سکتے۔ اور دنیا کی شائستہ سے شائستہ اور مہذب سے مہذب قوم بھی اسلامی تمدن اور طریق معاشرت کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ مولانا حالی مرحوم نے کیا خوب فرمایا ہے۔ کہ ؎

ہوا گو کہ پامال بستان عرب کا ٭ مگر اک جہاں ہے غزل خوان عرب کا
ہرا کر گیا سب کو باران عرب کا ٭ سپید و سیاہ پر ہے احسان عرب کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وُہ قومیں جو ہیں آج سرتاج سب کی
کنونڈی رہیں گی ہمیشہ عرب کی

مختصراً بات یہ ہے کہ ہندو مت کے قوانین متعلقہ عورت سخت غیر تسلی بخش ہیں۔ مجبوراً اہل ہنود کو اسلام کیطرف دست سوال دراز کرنا پڑتا ہے۔ اس میں جہاں ہمکو اسلام کے سچّا اور عالمگیر مذہب ہونیکا ثبوت ملتا ہے۔ وہاں یہ بھی ظاہر ہے کہ اسلام نے عورت کی مظلوم شخصیت پر کسقدر احسان کیا ہے۔ اور اسے ایک قعر مذلت سے نکالکر ایک اعلیٰ مقام پر کھڑا کیا ہے۔ دوسری قسط میں اس موضوع پر عیسائیت کے طریق کو پیش کیا جاوے گا۔ اور بالآخر اسلام کے نقطہ نگاہ کو پیش کیا جاوے گا +

والسلام

خاکسار چوہدری خوشی محمد بی۔ ایس۔ سی۔ از گھٹیالیاں
(ضلع سیالکوٹ)

پیرس میں نوجوان لڑکیوں نے خودکشی کیلئے ایک باقاعدہ کلب قائم کر رکھا ہے۔ چنانچہ اس کلب کی بہت سی ممبر لڑکیوں نے گذشتہ چند ماہ میں خودکشی کا ارتکاب کیا ہے۔ کئی ہفتہ سے روزانہ ایک نہ ایک عورت کی نعش ملتی ہے۔ جو خودکشی کی مرتکب ہو کر حرام موت مرجاتی ہے۔ حال ہی میں کلب مذکور کی بہت سی ممبر لڑکیوں نے خودکشی کا ارتکاب کیا۔ کلب مذکور کی ممبر صرف نوجوان لڑکیاں ہی بن سکتی ہیں و ۳۰ سال سے زیادہ عمر کی کوئی خاتون اس کلب کی رکن نہیں بن سکتی۔ اگر کلب کی ممبر تین ماہ کے اندر اندر خودکشی نہ کرے۔ تو اس کا نام ممبروں کی فہرست سے خارج کر دیا جاتا ہے۔ ممبروں کو اختیار ہے کہ جسطرح پرچاہیں خودکشی کریں۔ لیکن کلب کے احاطہ کے اندر کسی کو خودکشی کرنے کی اجازت نہیں۔ یہ مخبوط الحواس لڑکیاں زہریلی ادویہ کھاکر جان پر کھیل جاتی ہیں۔ اگر یہ پاگل لڑکیاں مسلمان ہوتیں۔ تو ایسی مذبوح حرکت کی مرتکب نہ ہوتیں۔ کیونکہ اسلام میں خودکشی حرام ہے +

مسئلہ تعلیم نسواں

وہ امور جن سے کسی ملک یا قوم کی ترقی یا تنزل کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ ان میں ایک ضروری امر یہ بھی ہے۔ کہ اس ملک یا قوم کی مستورات کے حالات کا غور سے مطالعہ کیا جائے اور دیکھا جائے کہ ان کو کس حد تک عزت کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے۔ اور کہاں تک ان کے حقوق کی حفاظت کی جاتی ہے۔ اور کس درجہ تک ان کو مردوں کے دوش بدوش چلنے کی آزادی دیجاتی ہے۔ اور اُنکی تعلیم و تربیت کا انتظام لڑکوں سے کسی حالت میں کم تو نہیں ہے۔ جو ملک لڑکیوں اور لڑکوں کو ایک ہی نگاہ سے دیکھیگا۔ وہ ہی ملک بام شہرت تک پہنچ سکتا ہے۔ اور اپنی ترقی کا علم بلند کر سکتا ہے۔ مرد اور عورت کیا ہیں۔ یہ دونوں گاڑی کے پہیوں کی مانند ہیں۔ اگر گاڑی کا ایک پہیہ کسی وجہ سے کمزور ہے تو دوسرا پہیہ بہت عرصہ تک اچھا کام نہیں دے سکتا۔ اسی طرح مرد اور عورت ہیں۔ اگر مرد تعلیمیافتہ اور عالم ہے۔ اور عورت جاہل ہے تو اس گھر میں عورت اور مرد کی زندگی بالکل اسی طرح ہے، جیسے مشین ایک پرزے کی خرابی سے بالکل بیکار ہے۔ اسی طرح پرندے کے دو بازوؤں سے تشبیہ دیجا سکتی ہے۔ بغیر تعلیم نسواں کے ہندوستان ترقی نہیں کر سکتا۔ ایک لالہ تو ماں باپ اپنے ایک بچے کو تو ہر طرح کے لباس اور ضروریات بہم پہنچاتا ہے۔ اور بچیوں کو ان کے دیکھنے کی بھی اجازت نہیں دیتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک کو تو عمدہ لذیذ کھانے کھلاتے ہیں۔ اور دوسرے کے لئے خشک چنے۔ ایک کی تعلیم و تربیت کے واسطے گھر ٹیوٹر بلائے جائیں۔ دوسرے کو یہ حکم کہ سکول کے سامنے سے گزرنا بھی بند کر دے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم لڑکیوں کو اسلئے نہیں پڑھاتے کہ ان کے دماغ کمزور ہیں۔ یہ پڑھانے کے لائق نہیں ہیں۔ یہ بالکل غلط بات ہے۔ جب لڑکا لڑکی دونوں کے لئے قدرت نے دماغ ایسی بیش بہا چیز عطا کی ہے۔ تو ایک کے دماغ کو اس میں علم کا بیج بوکر قابل زراعت بنا دینا۔ اور دوسرے یعنے لڑکی کے دماغ کو اس میں لاعلمی اور جہالت کا شور ڈال کر ہمیشہ کیلئے شور زار بنا دینا سراسر ناانصافی اور قدرت کیخلاف کرنا ہے افسوس کہ ایسے سخت دل ماں باپ قدرت سے بھی کوئی سبق حاصل نہیں کرتے۔ جب قدرت کیطرف سے ہر دو کیلئے ہوا۔ پانی۔ روشنی اور دیگر نعمتوں کا یکساں انتظام ہے۔ تو انسان کو کیا حق ہے کہ وہ ایک بیجا حمایت کے لئے کھڑا ہو۔ ہمارے ملک میں ہماری بدقسمتی سے اوّل تو مذہبوں کی بھرمار ہی کافی ہے۔ پھر ہر مذہب میں جدا جدا فرقے اور ہر فرقے کے افراد کے خیالات گوناگوں ملک کی تباہی کا باعث ہو رہے ہیں۔ چنانچہ اسی وجہ سے تعلیم نسواں کے بارے میں بھی مختلف خیالات ہیں جو تعلیم نسواں کے راستے میں سدّ راہ بنے ہوئے ہیں۔ ایک فرقہ کہتا ہے۔ کہ تعلیم سے لڑکیوں کے چال چلن خراب ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ وہ تو صحبت کا اثر ہوتا ہے۔ علم تو سورج کی صاف روشن کرنوں کی مانند ہے جس چیز پر پڑتی ہے اسکو اصل شکل و صورت، رنگ و روپ میں دکھاتی ہے۔ اگر کوئی شخص بدنما رنگ والی عینک اپنی آنکھوں پر چڑھا کر چیزوں کا ملاحظہ کرے تو وہ اشیا اس شخص کو اصلی رنگ و روپ میں دکھائی دے سکیں گی۔ ہرگز نہیں انسان علم کے کچھ اور معنے خیال کر کے اس کی برائیاں کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ برخلاف اسکے کہ وہ بری صحبت کے رنگ کو دور کرے۔ دوسرا فرقہ ایسا ہے۔ جو چاہتا ہے کہ لڑکیوں کو تعلیم دی جائے۔ لیکن وہ مذہب کے زیر اثر ہونے کیوجہ سے ایسا نہیں کر سکتا۔ لڑکیوں کو مدرسے نہیں بھیج سکتا۔ قوم کے بزرگوں کا رعب اُن پر طاری ہے۔ تیسرا گروہ جو ہے۔ وہ کہتا ہے کہ پڑھانے لکھانے میں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ لڑکوں کو تو ہم روزی کمانے کے لئے پڑھاتے ہیں۔ کیا لڑکیوں کو پڑھا کر ہم کو انہیں کسی بنک میں اکاؤنٹنٹ کرانا ہے۔ لیکن گھر بھی تو ایک چھوٹی سی سلطنت یا کارخانے کا نمونہ ہے۔ جس کی منتظمہ ہمیشہ عورت ہی ہوا کرتی ہے جس گھر میں عورت تعلیمیافتہ حساب کتاب سے واقف حفظانِ صحت کی کاربند ہوگی اتنی ہی وہ اس گھر کی بہبودی۔ ترقی۔ صفائی میں زیادہ کوشاں ہو کر اچھی منتظمہ ثابت ہوگی۔ لڑکیوں کا پڑھنا ایک خاندان قوم بلکہ ملک کے لئے کس قدر ضروری ہے اسکے بغیر نہ کوئی گھر سچے معنوں میں گھر کہلا سکتا ہے۔ نہ کسی خاندان کو ترقی کا منہ دیکھنا نصیب ہوتا ہے۔ اور نہ ہی قوم کی حالت سُدھر سکتی ہے۔ اور نہ ہی کوئی ملک ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے تعلیمیافتہ

عورتوں کی اولاد دلیر بہادر اور نیک ہوگی۔ کیونکہ تعلیمیافتہ عورت اپنے بچوں کو ایسے خیالات سے اور عادات سے دور رکھیں گی جن سے ان میں سُستی بزدلی اور بدعملی پیدا ہو۔ پس تعلیم یافتہ عورت قوم کی عزت اور ترقی کا موجب ہے۔ بہت سی فضول اور بد رسومات جو عورتوں میں محض جہالت کیوجہ سے رائج ہیں۔ اور جن کی ادائیگی میں بہت سے اخراجات کا زیر بار ہونا پڑتا ہے۔ تعلیم ان کو بالکل قلع قمع کردیتی ہے۔ چنانچہ آج دنیا میں بہت سی تعلیم یافتہ عورتیں ایسی ہیں جو محض تعلیم یافتہ ہونے کے سبب سے سکولوں۔ کالجوں۔ ہسپتالوں میں ملازم ہیں۔ اسی طرح وہ اپنے غریب مردوں کی بہت کچھ امداد کررہی ہیں۔ اگر ایک خاندان میں سے ایک لڑکی بھی تعلیم مکمل کرلے۔ تو وہ سارے خاندان کے معیار کو بلند کردے گی۔ لڑکے کی تعلیم کی نسبت لڑکی کی تعلیم کا زیادہ فائدہ پہنچے گا۔ آجکل ہندوستان میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو لڑکی کو زیادہ جہیز دینا پسند کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اگر ہم زیادہ جہیز دینگے۔ تو ہماری لڑکی کی قدر زیادہ ہوگی۔ یہ ٹھیک ہے کہ چند دن تک یہ مشہوری ہوجائے گی۔ کہ فلاں شخص نے اپنی لڑکی کو بہت جہیز دیا ہے۔ جس قدر روپیہ لڑکی کے جہیز پر خرچ ہوتا ہے۔ اسی قدر ہی لڑکی کی تعلیم پر خرچ ہوتا ہے لیکن پھر کیا وجہ ہے کہ والدین لڑکے کو تو اچھی تعلیم دے کر اس کی زندگی کو خوشگوار بنادیتے ہیں۔ لیکن لڑکی بیچاری کو جاہل چھوڑ کر عمر بھر مصیبت میں گرفتار کردیتے ہیں۔ بجائے جہیز کے اگر لڑکیوں کو بھی اعلیٰ قسم کی تعلیم دیجائے تو گویا یہ ماں باپ کی عنایت عمر بھر ان کے ساتھ رہے گی۔ بیش بہا جوہر کبھی خراب نہ ہوگا۔ بعض لوگ کہتے ہیں۔ ہمیں انگریزی وغیرہ کی تو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ صرف دینی تعلیم کی ہی ضرورت ہے۔ لیکن دینی تعلیم بھی تب ہی فائدہ مند ثابت ہوگی جبکہ ہم غیر زبان سے واقف ہوں گے۔ اسلئے ہمیں انگریزی کی بھی ضرورت ہے۔ پس اس واسطے ہمیں دینی و دنیاوی۔ اخلاقی تعلیم کی بہت ضرورت ہے۔ جسطرح کہ دوسرے تقاضوں میں مرد اور عورتیں برابر ہیں۔ ویسے تعلیم میں بھی مرد اور عورتوں کو برابر ہونا چاہیئے۔ اگر مردوں کو علم کی ضرورت ہے تو ویسی ہی ضرورت عورتوں کو ہے۔ کیونکہ عورتوں نے اُن کے دوش بدوش چلنا ہے۔ عورت مرد کو وزیر کا کام دے سکتی ہے۔ اگر ان کو اعلےٰ تعلیم دیجائے تو مردوں کا بایاں بازو ثابت ہوکر قوم کی کارکن بن سکتی ہیں۔ فرانس کا وزیر اپنی بیوی کے دم سے ہی نیک دل بن رہا تھا۔ عالی خیال عورت مرد کے چال چلن پر اچھا اثر کرتی ہے۔ جب عورتیں تمام دنیاوی کاموں میں مردوں کے برابر ہیں تو پھر تعلیم میں کیوں پیچھے رہتی ہیں۔ اگر آپ نے اسلام کا جھنڈا سمندر کے بیچوں بیچ اخیر تک پہنچانا ہے تو اپنی لڑکیوں کو تعلیم دو۔

تعلیم تینوں قسم کی ہو۔ تینوں قسم کی تعلیم ہماری احمدی بچیوں کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اگر ان کی تعلیم ہی ٹھیک نہ ہوگی۔ تو پھر جیسا درخت ہوگا ویسا ہی ثمر ملے گا۔ غیر ممالک نے یعنے یورپ نے جو زیادہ ترقی کی ہے وہ اسی وجہ سے ہے کہ وہاں عورتیں بہت ہنر مند اور تعلیم یافتہ ہیں۔ ہم بھی اپنے ملک کو ترقی دے سکتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ تو تعلیم نسواں کے ذریعے سے دے سکتے ہیں۔ پس چاہیئے۔ کہ ہم اپنی لڑکیوں کو بجائے سونے چاندی کے زیورات کے سب سے زیادہ قیمتی زیور یعنے علم سے آراستہ کریں۔ جس سے ان کی سب جگہ قدر ہو۔ خدا جلد وہ دن دکھائے کہ جب ملک میں علم کا دریا ہر بچہ کی پیاس کے بجھانے کا باعث ہو۔ اور ہر عورت علم کے زیور سے آراستہ نظر آئے۔ اور پھر وہی بہتر حالت ملک کی ہو جائے جو ابتک ہم صرف سُنتے ہی رہے ہیں +

ہمارے دن گذشتہ پھیر دے او صانع قدرت
سُنا ہے تیری دنیا میں گئے دن پھر بھی آتے ہیں

اللہ تعالیٰ آپ سبکو توفیق دے کہ آپ اپنے فرض کو پہچانیں۔ اور پھر اس فرض کو ادا کر کے اسکی خوشنودی کو حاصل کریں + آمین

والسلام

خاکسارہ رحمت النساء بیگم بنت مولوی رحمت علی صاحب
مولوی فاضل مبلغ جاوا۔ قادیان شریف

ولادت

مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۳۳ء بروز جمعہ مطابق ۲۳ رمضان المبارک ۱۳۵۱ھ ہجری المقدس اللہ تعالے نے میرے بڑے لڑکے ڈاکٹر سید ظہور احمد شاہ صاحب ویٹرنری ہسپتال ڈنگہ کو لڑکا عطاء فرمایا۔ مولود مسعود کی صحت۔ درازی عمر۔ اقبالمندی اور خادم دین ہونے کے لئے دعاء فرمائی جاوے +

والسلام

(سید غلام حسین ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ویٹرنری رہتک)

قابل قدر نصائح

محترمہ سیّدہ سعیدہ صاحبہ حضرت میر حامد شاہ صاحب مرحوم و مغفور کی ہمشیر ہیں۔ یہ ایک پورانے خیال کی نیک بخت اور صالحہ عابدہ بی بی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاوی سننے پر ان کو الہام اور بشارت ہوئی تھی۔ مسیح موعود علیہ السلام اور امام مہدی کی بیعت کر لو۔ کہ اسی میں نجات ہے۔ اب کے سالانہ جلسہ مستورات میں آپ نے یہ چند نصائح عورتوں کو سنائیں۔ اور آپکی یہ خواہش ہے کہ مصباح میں یہ مضمون چھاپا جاوے۔ سو بڑی خوشی سے ہم اسے مصباح کے صفحات میں چھاپکر شکریہ ادا کرتے ہیں۔ امید کہ بہت سی بہنیں برکت حاصل کریں گی + والسلام

ناچیز سکینۃ النساء

اے میری عزیز بہنو! میں آپ کو تھوڑی سی باتیں نصیحت کے طور پر سمجھاتی ہوں۔ اگر آپ اسپر عمل کرو گی تو بہت فایدہ اٹھاؤ گی۔ اور دنیا سے بے پرواہ ہو گی۔ جہانتک ہو سکے آپکو چاہیئے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھو۔ دنیا چند روزہ ہے۔ اور ہیچ ہے۔ جتنی اسکی پرواہ کرو گی اتنی ہی غمزدہ رہو گی۔ داناؤں کا محاورہ ہے کہ خالق سے خلقت رکھنی مشکل ہے لیکن انہی لوگوں کے واسطے جو دنیا کو دین پر مقدم رکھتے ہیں۔ لیکن جو لوگ دنیا کو دین پر مقدم رکھتے ہیں۔ انکو بھی فلاح نہیں اور نہ ہی وہ بھی دنیا کے روبرو سُرخرو ہو سکتے ہیں۔ چاہے دنیا کے خوش کرنے کیواسطے اپنی جان ہلاک کر دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر بھی دس آدمی آپکو اچھا کہیں گے۔ اور دس برا کہینگے اور خدا کے حضور میں بھی مجرم بن جاؤ گی۔ عموماً دنیا میں آکر کسی نے اچھا نہیں کہلایا۔ دنیا میں خداوند کریم نے جو پیغمبر، ولی، بزرگ پیدا کئے ہیں یا دنیا میں بھیجے ہیں۔ ہمیشہ سے دنیا میں یہی دستور رہا ہے کہ سو آدمی ماننے والے ہیں اور سو مخالف ہیں۔ لیکن سچ کو آنچ نہیں۔ میرے نزدیک وہی انسان دین و دنیا میں سبقت لے جائیگا۔ جو دین کو دنیا پر مقدم رکھے گا۔ خواہ مرد ہو خواہ عورت ہو۔ جو انسان دل و جان سے خداوند کریم کی فرمانبرداری میں لگ جائیگا وہ دونوں جہانوں میں سبقت لیجائیگا۔ کیا ہوا۔ اگر اسکو مخالف برا کہیں گے۔ یا حقارت کی نظر سے دیکھیں گے۔ لیکن خداوند کریم کی ہمدردی اور تسلی اسکے ساتھ ہو گی۔ اگر کوئی برا کہے تو پرواہ کی بات نہیں۔ دنیا کا تو یہ دستور ہی چلا آیا ہے۔ ہاں ہم پر یہ باتیں ضروری فرض ہیں۔ خواہ کوئی دشمن ہو خواہ دوست ہو۔ مشکل کیوقت میں یا بیماری کی حالت میں ہم کو ہمدردی سے پیش آنا چاہیئے۔ جب ہم مسلمان بہن بھائی ہم مذہب ہیں۔ اور خداوند کریم اور اُسکے حبیب محمد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ آلہ وسلم کو ماننے والے ہیں۔ تو پھر معمولی دنیا کی باتوں کیواسطے دلمیں حسد اور کینے رکھکر ایک دوسرے کی مشکل بنی پر ہمدردی نہ کرنی یا حسب توفیق امداد نہ دینی یہ نامناسب بات ہے میرے نزدیک وہ انسان ہی نہیں جو کسی غریب بہن بھائی کو تنگدستی یا بیماری کی حالت میں تسلی تشفی نہ دے۔ اگر ہو سکے تو پوشیدہ امداد نہ کرے۔ اوّل تو داناؤں کے نزدیک وہ خیر خواہ ہی نہیں۔ جو اپنے رفیق کی اندرونی حالت سے واقف نہیں کیا ہوا۔ اگر کوئی لوہار ہے۔ کوئی موچی کوئی جلاہا ہے۔ لیکن جو مسلمان ہیں۔ سب بابا آدم کی اولاد ہیں۔ اور حبیب خدا محمدؐ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمّت ہیں۔ اسی واسطے ہم سب آپس میں بہن بھائی ہیں۔ تو پھر ہم کیوں انسان نہ بنیں اور لوگوں کے ساتھ ہمدردی سے پیش نہ آویں۔ پھر کیوں حیوانوں کا سا طریقہ رکھیں۔ یہ تو حیوانوں کا کام ہے۔ ان کو سوائے اپنے کھانے کے اور کوئی کام نہیں۔ اور نہ ہی وہ کسی کی ہمدردی کرسکتے ہیں۔ لیکن پھر بھی جاہل انسانوں سے بہتر ہیں۔ کہو کسطرح خواہ وہ آپ عقل نہیں رکھتے لیکن جاہل انسانوں کیطرح اکھڑ اور ضدّی نہیں۔ جہاں انکا مالک انکو ہانک کرلیجاتا ہے۔ وہ بیچارے بخوشی اپنے مالک کے حکم کے مطابق کام دئے جاتے ہیں۔ چاہے رات ہو چاہے دن ذرا نہیں اکتاتے۔ یہ ایک انسان ہی ہے جو ہر وقت اپنے آقا کی نافرمانی کرتا رہتا ہے۔ ہم کو اپنے خداوند کریم کے حکم پر کاربند رہنا چاہیئے۔ اور جہاں تک ہو سکے اپنے بہن بھائیوں کی ہمدردی کرنی چاہیئے +

شیخ سعدی فرماتے ہیں ؎

بنی آدم اعضائے یک دیگرند
آدم کے بیٹے ایک دوسرے کے عضو ہیں
کہ در آفرینش ز یک جوہر اند
کہ پیدائش میں ایک اصل سے ہے
چو عضوے بدرد آورد روزگار
جب ایک عضو کو درد میں لاوے زمانہ
دگر عضوہا را نماند قرار
دوسرے عضووں کو نہیں رہتا قرار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو کز محنت دیگراں بے غمی

تو اوروں کی سختی سے بے غم ہے

نشاید کہ نامت نہند آدمی

نہیں لائق کہ تیرا نام آدمی رکھیں۔

اگر نفع کس در نہاد تو نیست

اگر کسی کا فائدہ تیرے وجود سے نہیں ہے،

چنیں جوہر و سنگِ خارا یکیست

تو ایسا جوہر اور پتھر برابر ہے۔

جہاں تک ہو سکے انسان میں ہمدردی کا مادہ ضرور ہونا چاہیئے۔ اور ایک دوسرے سے ملنا جُلنا سیکھنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے محبت بڑھتی ہے۔ اپنے آپکو سب سے دانا اور اچھا نہیں سمجھنا چاہیئے خداوند کریم نے ایک جیسے انسان نہیں بنائے۔ اللہ تعالےٰ اپنی پاک کلام میں فرماتا ہے۔ کہ میں نے دنیا میں ایک سے ایک بڑھکر دانا پیدا کیا ہے۔ اندر بیٹھنے کے سبب عموماً عورتیں متکبر اور جاہل رہتی ہیں۔ لیکن ملنے ملنے میں فرق ہے۔ بعض بعض جگہ میں عورتوں کا مِلکر بیٹھنا بہت فساد ڈلواتا ہے۔ اور انہی وقتوں میں بیٹھنا بھی ضروری ہے۔ مثلاً کہیں ماتم ہو گیا وہاں بھی ضروری جانا پڑتا ہے یا شادی کے موقع پر ضروری جانا پڑتا ہے۔ ان میں دشمن دوست سب جمع ہوتے ہیں۔ لیکن عموماً میری بہنوں کو یہ خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ایسی بات زبان سے نکالیں جو دوسری بہنوں کے دل کو خوش کرنیوالی ہو۔ دل دکھانیوالی نہ ہو۔ اور جسکو خدا تعالےٰ نے کچھ سمجھ اور نیکی عطا کی ہے۔ وہ تھوڑے سے بہت نیکی کے الفاظ خواہ قرآن کریم خواہ حدیث شریف خواہ اور کوئی دانائی کی باتیں سنائیں اور دوسری بہنیں محبّت اور تپاک سے سنیں اور ان پر دل و جان سے عمل کریں۔ اور ایسی نیک خواور پاک طینت ہو جائیں۔ کہیں ایسا ہجوم کا موقعہ آئے تو اور بہنوں کو نمونہ بن کر دکھائیں۔ اور جاہل عورتوں کی بدعتی رسموں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ اور بھائیوں کو بھی چاہیئے کہ ایسے موقعہ پر اپنی عورتوں کو جانے کی اجازت دیں۔ بعض بہنیں عموماً لوگوں کی طعن و تشنیع کی باتیں سُنکر رک جاتی ہیں۔ یہ اُن کی سراسر غلطی ہے۔ ان باتوں پر ہرگز خیال نہ کریں۔ دین کی ترقی کیواسطے اگر کوئی روکے یا بُرا کہے تو پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ دنیا تو کبھی کسی کو اچھا نہیں کہتی۔ جو دنیا میں اچھا کہلانے کا خیال رکھتے ہیں۔ ان کو کبھی فلاح نہیں اور نہ ہی کسی صورت میں دنیا کسی کو اچھا کہہ سکتی ہے۔ ان باتوں پر توجہ نہیں کرنی چاہیئے۔ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے اہل دنیا کے قول پر توجہ نہ کرنے کے بیان میں یہ کہانی لکھی ہے میں اسکے مختصر اشعار آپکو سناتی ہوں ؎

اگر در جہاں از جہاں رستہ ایست

اگر کوئی جہان میں جہان سے چھوٹا ہوا ہے

در از خلق بر خویشتن بستہ ایست

تو خلقت کا دروازہ اپنے آپ پر بند کئے ہوئے

کس از جور دست زبانہا نرست

کوئی آدمی زبانوں کی سختی کے ہاتھ سے نہیں چھوٹا

اگر خود نماہست گر حق پرست

اگر خود نما ہے۔ اگرچہ حق پرست ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر بر پری چوں ملک ز آسماں

اگر تو فرشتہ کی طرح آسمان پر اُڑے

بدامن در آویزدت بدگماں

تو بدگمان تجھے دامن میں لپیٹے اور عیب نکالے

بکوشش تواں دجلہ را پیش بست

کوشش سے دجلہ کو سامنے سے باندھ سکتے ہیں

نشاید زبانِ بداندیش بست

مگر بداندیش کی زبان نہیں باندھ سکتے۔

فراہم نشینند تردامناں

گنہگار اکٹھے ہوکر بیٹھیں۔

کہ ایں زہدِ خشک است آں دامِ ناں

کیونکہ یہ خشک زہد ہے اور وہ روٹی کا جال

تو روازپرستیدنِ حق مپیچ

تُو خدا کی عبادت سے منہ نہ پھیر

بہل تا نگیرند خلقت بہیچ

چھوڑ تا کہ خلقت کسی کو نہ پکڑے

چو راضی شد از بندہ یزدانِ پاک

جب خدائے پاک بندہ پر راضی ہوگیا

گر ایںہا نگردند راضی چہ باک

اگر یہ راضی نہ ہوں تو کیا ڈر ہے۔

دو کس بر حدیثے گمارند گوش

دو آدمی کسی بات پر کان رکھتے ہیں۔

یکے نکتہ چین و دگر مردِ ہوش

ایک نکتہ چین دوسرا ہوشیار

کہ یارد بکنج سلامت نشست

کون طاقت رکھتا ہے جو کہ سلامتی کے گوشہ میں بیٹھے

کہ پیغمبر از خبثِ دشمن نرست

کیونکہ دشمن کی پلیدی سے پیغمبر بھی نہیں چھوٹ سکتا

رہائی نیابد کس از دستِ کس

کسی کے ہاتھ سے کوئی چھوٹ نہیں سکتا

گرفتار را چارہ صبر است بس۔

گرفتار کا علاج صبر ہے اور بس

جو کچھ دانا لکھ گئے ہیں۔ اُن پر ہم بہنوں کو عمل کرنا چاہیئے اور ایسے موقعہ پر مل کر بیٹھنا غنیمت جاننا چاہیئے۔

والسّلام

بچّہ کی حفاظت اور پرورش

سونا:۔ جب بچہ تھوڑی عمر کا ہو۔ تو جسقدر زیادہ سوئے اُتنا ہی صحت بخش و مفید ہے۔ اگر بچّہ پہلے، دوسرے تیسرے مہینے میں زیادہ سوتا ہے۔ تو سمجھو کہ صحت کی نشانی ہے۔ صرف اس وقت جاگے۔ جب بھوک لگے۔ جس قدر بچّہ بڑھتا جائے گا۔ اُسی قدر نیند میں کمی واقعہ ہوتی چلی جائے گی۔ اگر چہ بچہ کو رات کو نیند نہ آئے۔ تو دن کو اُسے جگائے رکھیں۔ اور دودھ پلانے کے فوراً بعد اس کو ہرگز نہ سُلائیں۔ کیونکہ اسسے دودھ ہضم نہ ہوگا۔ نیند کے لئے افیون یا کسی اور منشی چیز کا بھُول کر بھی استعمال نہ کریں۔ بہت سے بچّے افیون کیوجہ سے ضائع ہو جاتے ہیں ہمارے ملک میں بچّہ کی بہت سی بیماریاں ڈائن یا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چڑیل سے منسوب کی جاتی ہیں۔ لیکن ڈاین یا چڑیل حقیقت میں کوئی بھی چیز نہیں۔ بعض مرد اور عورتوں کی شکل ہی اس قسم کی ہوتی ہے۔ کہ بچہ اس کو دیکھکر ڈر جاتا ہے۔

دُودھ پلانا:۔ بچہ کو دودھ پلانے کیواسطے وقت مقرر ہونا چاہیئے۔ یہ نہیں کہ جسوقت بچہ روئے۔ اسی وقت دودھ پلا دیا۔ یا بغیر وقت کے دودھ پلا دیا۔ اس سے بچہ کا ہاضمہ کمزور ہو جاتا ہے۔ پہلے ماہ میں بچہ کو ہر تین گھنٹے کے بعد دودھ پلانا چاہیئے۔ یعنے چار دفعہ دن کو اور چار دفعہ رات کو جب دُوسرا مہینہ شروع ہو جائے۔ تو بچہ کو دن میں ہر چار گھنٹے کے بعد دودھ پلایا جائے۔ یعنی تین دفعہ دن کو۔ رات کو دُودھ بالکل نہیں پلانا چاہیئے۔ ورنہ بچہ کو بد ہضمی پیٹ درد وغیرہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ بچہ بغیر تکلیف کے نہیں روتا۔ جب بچہ زیادہ روئے۔ تو سمجھ لو کہ دودھ ہضم نہیں ہوا ہے۔ تب گرم چائے کا ایک یا دو چمچہ پلا دو۔ یا سونف کا عرق ایک یا دو چمچہ دو۔ جب ماں بچہ کو دودھ پلائے تو اُسکو خاص احتیاط عمل میں لانی چاہیئے۔ کسی حالت میں منشی اشیاء۔ لال مرچ گرم مصالحہ کا استعمال نہ کرے۔ گوشت وغیرہ گرم اشیاء سے پرہیز رکھے۔ کیونکہ اس سے دودھ کے ذریعہ بچہ پر اثر ہو کر اسکو بہت تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے۔ بچہ کی قدرتی غذا ماں کا دودھ ہے۔ اسلئے بچہ کی پرورش ماں کے دودھ پر ہی ہونی چاہیئے۔ امیر گھرانوں میں جو بچہ کو دائیوں کے ذریعہ سے پرورش کرنے کا رواج ہے۔ نہایت ہی خراب ہے۔ ماں کو چاہیئے کہ بچہ کی پرورش اپنے دودھ سے ہی کرے۔ جبتک بچہ کے دانت نہ نکلیں کسی اور غذا کا استعمال نہ کرنا چاہیئے+

پیٹنٹ دوائیں:۔ جو پیٹنٹ دوائیں بچوں کے ہاضمہ و طاقت کے واسطے بازاروں میں بکتی ہیں۔ اُن کا استعمال نہ کریں۔ جب تک کسی خاص وجہ سے اُنکی ضرورت نہ پڑے۔ کیونکہ دُودھ کے مقابلہ میں بچہ کیواسطے کوئی چیز طاقتور نہیں۔ اور اگر ہاضمہ کے واسطے بچہ کو کسی دوائی کا استعمال کرایا جائے گا۔ تو معدہ کو مصنوعی مدد ملنے سے وہ اپنا قدرتی کام نہیں کر سکے گا۔ جس سے معدہ آہستہ آہستہ کمزور ہو جائے گا+

بوتل کا دُودھ:۔ بعض بچوں کی پرورش بذریعہ بوتل کے دُودھ کی جاتی ہے۔ خاص حالتوں میں جب کسی بیماری یا کمزوری کیوجہ سے ماں کا دودھ کافی مقدار میں نہ آتا ہو۔ تو اس کا کوئی حرج نہیں۔ لیکن جب ماں کا دودھ بچہ کی پرورش کیواسطے کافی ہو۔ تو اس کا استعمال بچے کے حق میں نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

چھوٹے بچے کے لئے اگر گائے کا دُودھ ماں کے دُودھ کی بجائے استعمال کرنا پڑے۔ تو اس کا طریقہ یہ ہے۔ کہ ایک حصہ گائے کا تازہ دُودھ اور تین حصے گرم پانی اور کچھ میٹھا ڈال کر بذریعہ بوتل پلائیں۔ لیکن جو بچے اس طرح بوتل کے ذریعہ سے پرورش پاتے ہیں۔ وہ ان بچوں کیطرح طاقتور نہیں ہو سکتے۔ جو ماں کی چھاتیوں سے پرورش پائیں۔ اس کی وجہ یہ کہ ایک تو ماں کا دُودھ بغیر کسی قسم کی آلائش کے ہوتا ہے۔ دُوسرے جراثیم وغیرہ سے محفوظ ہوتا ہے۔ بوتل کے دُودھ میں خواہ کتنی ہی احتیاط عمل میں لائی جائے۔ جراثیم سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بالکل محفوظ نہیں ہو سکتا۔ دُودھ جو ماں کی چھاتیوں سے نکلتا ہے۔ اُس کا درجۂ حرارت بچّہ کی صحت کے عین موافق ہوتا ہے۔ اور ماں کا دُودھ پینے کے وقت بچّہ کے جبڑوں کی ورزش بھی ہو جاتی ہے۔ جس سے جبڑے قدرتی طریقہ سے نشوونما پاتے ہیں۔ بچّہ کو دُودھ پلانے کے وقت جو خوشی ماں کو محسوس ہوتی ہے۔ اُسکا اندازہ وہی مائیں لگا سکتی ہیں۔ جو بچّہ کو دُودھ پلانے کا شوق رکھتی ہیں۔

بچّے کی پوشاک:۔ بچے کے پہننے کے کپڑے کھلے اور ڈھیلے ڈھالے ہونے چاہئیں کسی حالت میں بھی تنگ کپڑا نہ پہننا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے خون کے دورہ کو رکاوٹ ہوتی ہے۔ اور بچّہ کا جسم جو کہ بڑھ رہا ہوتا ہے۔ پورے طور سے نشوونما نہیں پا سکتا اور بچّہ کی ہڈیاں جو کہ بڑھ رہی ہوتی ہیں۔ تنگ کپڑے پہننے سے نہیں بڑھ سکتیں۔ جس سے بعد میں نقائص پیدا ہو جاتے ہیں۔ بچّہ کے سر پر کوئی کپڑا وغیرہ نہ باندھنا چاہیئے۔ کیونکہ سر کے بعض حصّے کو جو کہ بہت نرم واقعہ ہوئے ہیں۔ دبنے سے پورے طور پر سخت نہیں ہو سکتے۔ بچّہ کو کھلی ہوا میں رکھنا چاہیئے۔ اور اس کے منہ کو ڈھک کر نہیں رکھنا چاہیئے۔ تاکہ کھلی ہوا اندر آ سکے۔ بچّہ کو زیادہ ہوا میں رکھنا اتنا نقصان نہیں پہنچاتا۔ جتنا ہوا سے محروم رکھنا۔ اسبات کی احتیاط ضرور ہوتی چاہیئے کہ سرد ہوا کے تیز جھونکے بچّہ کے جسم پر نہ لگنے پائیں۔ بچّہ کے سونے کے واسطے یا تو کسی ہُوئی چارپائی ہونی چاہیئے۔ یا کوئی اور سخت چیز۔ ورنہ ڈھیلی چارپائی پر سونے سے بچّہ کی ہڈیاں جو کہ ابھی بڑھ رہی ہوتی ہیں۔ ٹیڑھی ہو جاتی ہیں۔ بچّہ کو جہانتک ہو سکے گود میں کم لینا چاہیئے۔ اس کو پھراتے رہنا چاہیئے کیونکہ اس سے بچّہ کے اعضاء قدرتی طور پر پرورش پاتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امیروں کے بچّے جن کو ہر وقت لوگ اٹھائے پھرتے ہیں۔ اتنے طاقتور نہیں ہوتے جتنے غریب بچّے جن کو بہت کم اُٹھایا جاتا ہے اس سے بچّہ کا دُودھ ہضم ہو جاتا ہے۔ اور بچّہ بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔ بچّہ کو ہمیشہ علیحدہ سُلانا چاہیئے کیونکہ ساتھ سلانے سے ماں کی گرمی بچّہ پر اثر کرجاتی ہے۔ جس کا جسم نسبتاً کم گرم ہوتا ہے۔ اس سے بچّوں کو بہت سی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔ ہندوستانی مائیں بچّوں کو ساتھ سلانے میں محبّت کا اظہار سمجھتی ہیں۔ لیکن کیا انگریز ماؤں میں محبّت کم ہوتی ہے جو بچّہ کو علیحدہ سلاتی ہیں؟ الگ سلانے کیوجہ سے اُن کے بچّے طاقتور ہوتے ہیں۔ جب بچّہ ایک برس کا ہو جائے۔ تو آہستہ آہستہ اُسکا دُودھ کم کر دینا چاہیئے۔ اور دوسرے برس سے پہلے بالکل چھڑا دینا چاہیئے۔ جو مائیں اپنے بچّوں کو زیادہ دیر تک دودھ پلاتی رہتی ہیں۔ اُن کے بچّے طاقتور نہیں ہوتے۔

بچّہ کا نہلانا:۔ بچّہ کی صحت کو قائم رکھنے کیلئے اس کو دن میں دو مرتبہ نہلانا چاہیئے۔ نہلانے کے لئے بہت گرم یا بہت سرد پانی کا استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ صابن کا استعمال ہرگز نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ بچّے کے حق میں نہایت مضر ہے۔ اس سے خشکی پیدا ہوتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دہی سے سر دھونا اچھا ہے۔ بچہ کے جسم پر کبھی کبھی تیل کی مالش کرنا بہت اچھا ہے۔ جب بچہ کے چھ یا سات ماہ میں دانت نکلنے شروع ہو جائیں۔ تو بچہ کو تھوڑی تھوڑی روٹی دودھ میں ملا کر دینی چاہیئے۔ بڑی عمر کے بچوں کو سبزی کا استعمال کرانا بہت اچھا ہے +

بچوں کو گہنا پہنانا بچہ کی جان کو خطرے میں ڈالنا ہے۔ گہنے کے لالچ سے بچوں کی جان جانے کے واقعات اکثر ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن ہندو عورتیں ابھی تک نہیں سمجھتیں۔ اور بچوں کو زیور پہنائے چلی جاتی ہیں۔ بہت سے بچے جو کہ لذیذ اور مزیدار چیزیں کھانے کے عادی ہوجاتے ہیں۔ میٹھی اشیاء جو کہ ان کے حق میں نہایت مضر ہیں۔ کھاتے رہتے ہیں۔ اسکے اُن کی صحت پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ جہاں تک ہو سکے۔ ان کو میٹھی اشیاء کم دیجائیں۔ بہت سے بچے جن کو اس قسم کی عادت ہوجاتی ہے کہ کھانا کھانے کے ایک یا دو گھنٹہ بعد پھر کھانے کو مانگتے ہیں۔ اور ماں یہ سمجھکر کہ بچہ بھوکا ہے۔ کوئی نہ کوئی چیز کھانے کو دیدیتی ہے وُہ یہ سمجھتی ہے کہ بیٹے کو بھوک لگی ہے۔ لیکن بچے عادت سے مجبور ہو کر طرح طرح کی لذیذ چیزیں کھانے کے لئے مانگتے ہیں اس طرح بچہ کو کھلانے سے بہت سی بیماریاں ہو جاتی ہیں۔

بچہ کو ٹیکہ لگوانا: چیچک کی بیماری چھوت کی بیماری ہے۔ جو کہ بچوں کو اکثر نکلتی ہے۔ جوان اور بوڑھوں کو نسبتاً کم ہوتی ہے۔ یہ بات تجربہ سے دیکھی گئی ہے۔ کہ جن بچوں کو ٹیکہ لگوایا جاتا ہے۔ ان کو یہ بیماری ٹیکہ نہ لگوانے والوں سے بہت کم ہوتی ہے۔ اگر ہوتی ہے تو اتنی مُہلک ثابت نہیں ہوتی۔ بعض عورتیں بچہ کو ٹیکہ لگوانے سے گریز کرتی ہیں وُہ سمجھتی ہیں کہ یہ سیتا دیوی کی وجہ سے ہے۔ اور بجائے ٹیکہ لگوانے کے دیوی کی پُوجا کرتی ہیں۔ یہ اُن کی سراسر نادانی اور جہالت ہے۔ بچہ کو جتنی جلدی ہو سکے ٹیکہ لگوانا چاہیئے۔ یہ نہیں خیال کرنا چاہیئے۔ کہ ابھی بچہ چھوٹا ہے +

ڈراؤنا: سب سے بڑی بات یہ ہے۔ کہ بچہ کے دل میں کسی قسم کا خوف نہیں ڈالنا چاہیئے اس سے بچہ کا دل ڈرتا رہتا ہے اور دلیر نہیں ہوتا۔ انکو اچھی اچھی باتیں بتائی جائیں۔ اور خوف کا خیال بالکل نہ دلایا جائے۔ بہادری کے کارنامے اور بزرگوں کے فسانے اُن کو سنائے جائیں۔ تاکہ بچہ بڑا ہو کر بہادر۔ دلیر اور طاقتور ہو۔ اور ملک اور قوم کے لئے مفید ثابت ہو سکے + (پرکاش)

اِلتجاءِ دُعاء

میری چھوٹی نند ساجدہ خاتون سلمہا جو کہ ۱۹۲۳ء سے متواتر بیمار تھی۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور احسانات سے اسکو آٹھ سال کے بعد کچھ صحت ہوئی۔ اور ۱۹۳۱ء میں اسکی شادی ہوئی۔ شادی ہونے کے بعد بہت سی شکایتیں دور ہو گئیں اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ماتحت اس کے بچہ کی اُمید ہوئی۔ چونکہ متواتر ۸ سال علیل رہنے سے بہت ہی کمزور تھی۔ اور اعضا چھوٹے تھے اسوجہ سے ڈاکٹروں اور ڈاکٹرنیوں نے یہ فیصلہ کیا کہ بچہ اپریشن کے ذریعہ پیدا ہوگا بہت بڑی فکر تھی۔ مگر جب وقت آیا تو ایسا خدا تعالیٰ کا فضل ہوا کہ نہایت ہی آسانی کیساتھ قدرتی طور پر ۴ جنوری پر لڑکی پیدا ہوئی۔ اس بچی کی پیدائش ایک عجوبہ ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم کے ماتحت دوبارہ زندگی عطا فرمائی ہے۔ سے دُعا کریں۔ کہ مولا کریم اسکو اور اسکی بچی کو تندرست کرے۔ اور ان کی عمروں میں برکت ڈالے + والسّلام

(خاکسارہ جعفرہ خاتون احمدی والدہ میاں محمد ناصر احمدی محلہ گندہ نالہ ۔ بریلی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

شنگھائی ۔ ۱۹ رجنوری ۳۸۰ چینی والنٹیروں کی منجمد لاشیں جو گرم وردیاں پہنے تھیں ۔ اور یخ کی نذر ہو جانیکے بعد بھی ان والنٹیروں کے مردہ اجسام جہاں جہاں سنتری کی حیثیت میں وہ تعینات کئے گئے تھے اپنی جگہ پر موجود تھے ۔ گویا کہ اپنی جان جان آفرین کو سپرد کرنیکے بعد بھی اپنے دشمن کے مقابلہ کا دم خم رکھتی تھیں جسوقت کوہ تاکوشٹی پر جو سرحد کوریا پر واقع ہے ۔ جاپانی اسکاؤٹس نے ان چینی والنٹیروں کو دیکھا ۔ توان کو معلوم ہوا کہ آخرالذکر گو دنیا سے کوچ کر چکے ہیں ۔ مگر پھر بھی وہ اپنے ہاتھوں میں رائفلیں تانے ہوئے ہیں ۔ کوہ مذکور وہی علاقہ ہے ۔ جہاں بحر منجمد شمالی کی کارفرمائیاں نمایاں طور پر ظاہر ہوتی ہیں ۔ بظاہر ماہ دسمبر ۱۹۳۲ء میں یہ چینی والنٹیر جاپانیوں کی دست درازیوں سے تنگ آکر اس پہاڑ پر ہٹ آئے تھے ۔ جہاں انہوں نے نہایت شجاعت وبسالت کے ساتھ انتہائی سردی پڑنے کے وقت جاپانیوں کا مقابلہ کیا ۔ جب لڑائی کے بعد یکایک ایک خاموشی سی طاری ہوگئی ۔ جسے جاپانی سپاہ تصویر حیرت بن کر رہ گئی ۔ اور سوچنے لگی ۔ کہ آخر محصورین کیا ہوئے ۔ کدھر غائب ہوگئے ۔ وہ کیوں فیروں کا جواب نہیں دیتے کیونکہ چینی رضاکاروں کی نقل وحرکت پر بالکل مردنی چھائی گئی تھی ۔ اور ان کی طرف سے کسی سرگرمی کا اظہار نہ ہوتا تھا ۔ جب جاپانی سراغرساں جمعیتہ نے صورت حالات کی تفتیش وتحقیق کی اور چینی مورچہ کو دیکھا ۔ تو انہیں معلوم ہوا ۔ کہ سراپا برف بن کر بہادر چینی رضاکار کس طرح داعی اجل کو لبیک کہہ چکے ۔ اور اپنے وطن پر اپنی جان قربان کر چکے تھے ۔

مسمات رامتی بالا چونچکوڑی بابو کی بیوہ لڑکی ہے سات برس کی عمر میں بیوہ ہوگئی ۔ گذشتہ سال جب اتفاقیہ اسکے گھر کو آگ لگ گئی ۔ تو ایک شخص ہوڈل نامی نے جو مادھوپور میں پھل کی خرید وفروخت کرتا ہے ۔ جان پر کھیل کر اس کی جان بچائی ۔ لڑکی کی اس سے محبت ہوگئی ۔ اور اس سے شادی کرنے کا اقرار کیا ۔ مگر پنچکوڑی بابو نے دھمکی دی کہ اگر دھرم سے باہر ہوگی ۔ تو گھر سے نکال دی جائے گی ۔ لڑکی نے یہ سنکر گھر چھوڑ دیا ۔ اور موڈل کے ساتھ اسکے گاؤں میں چلی گئی ۔ جب فاقے ہونے لگے تو لڑکی نے اپنی نانی کی دی ہوئی ایک یادگار نکالی جو اس کی ماں نے مرتے وقت یہ کہکر دی کہ اسے سخت ضرورت کے سوا ہرگز نہ کھولنا ۔ لڑکی نے یادگار کو کھولا تو اس کے اندر سے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے نوٹ نکلے جسے دیکھکر وہ دونوں بہت خوش ہوئے ۔ اب یہ میاں بیوی دونوں کلکتہ میں عید کرنے گئے ہوئے ہیں ۔

فرانس کی معاشرتی حالت کا نقشہ دیکھنا چاہو تو ذیل کی سطور پڑھو :۔

"پیرس میں گورنمنٹ کیطرف سے تازہ ترین اعداد شمار شائع ہوئے ہیں ۔ جن میں لکھا ہے کہ ۳۰ فیصدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورتیں جب بچے پیدا کر چکتی ہیں۔ تو ان کے خاوند انہیں چھوڑ کر خود بھاگ جاتے ہیں۔ اس کا اثر یہ ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کو "ماؤں کے لئے پناہ خانے" کھولنے پڑے ہیں۔ ایسی عورتیں سخت مصیبت میں ہیں۔ کیونکہ ان کے پاس بچے ہوتے ہیں۔ اور وہ کسی کارخانہ میں کام نہیں کر سکتیں۔ ہزاروں عورتیں سڑکوں پر لیٹ رہتی ہیں"+

پرانی تاریخوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل فنیشیا، کارتھبیا۔ آرمینیا۔ شام۔ بابل اور وہ قومیں جو دریائے میبرون کے کناروں پر آباد تھیں۔ اپنے بچوں کو قربان کیا کرتی تھیں۔ چنانچہ ایک نہایت ظالمانہ طریق یہ تھا۔ کہ پیتل کا ایک بڑا قد آور بُت جو اندر سے خالی ہوتا تھا۔ اور جسکا منہ بکرے کے مشابہ ہوتا تھا۔ (جسے فلک کہتے تھے) آگ میں تپا کر سُرخ کیا جاتا تھا۔ ایک کل کے ذریعہ دبانے سے وہ منہ کھول کر اپنے دونوں ہاتھ آگے کی جانب پھیلا دیا کرتا تھا۔ لوگ اسکے ہاتھوں پر بچہ رکھ دیتے تھے۔ اور پھر مشین کے دبانے سے وہ بچہ کو منہ میں نگل جاتا تھا۔ یہ بت اسقدر گرم ہوتا تھا۔ کہ بچہ چیخ مار کر مر جاتا تھا۔ پجاری لوگ بڑے زور شور سے نقارے بجاتے تھے+

لڑکیوں کو مار ڈالنے کی رسم ہندوستان میں مدت سے جاری تھی۔ صرف علاقہ کچھ اور گجرات کاٹھیاواڑ میں ۳۰ ہزار لڑکیاں سالانہ ہلاک کی جاتی تھیں۔ مارکوئیس ولزلی کے دوران حکومت میں یہ قانون رائج کیا گیا کہ جو شخص بچہ کو ہلاک کریگا۔ وہ قانوناً سخت سزا کا مستوجب ہوگا۔ پھر رفتہ رفتہ یہ رسم گھٹتی گئی۔ انگریزوں کے پنجاب کو فتح کرنے کے بعد امرتسر میں مجلس منعقد ہوئی۔ جس میں لڑکیوں کو ہلاک کرنے کی وجہ لڑکی کی شادی پر زیادہ خرچ بتایا گیا+

ہندوستان میں کل بتیس کروڑ سولہ لاکھ اٹھائیس ہزار تین آدمی غیر تعلیم یافتہ ہیں+

ہندوستان کے تمام صوبوں میں ۲۲۵ زبانیں بولی جاتی ہیں۔ اور بیس مختلف رسم الخط ہیں+

ہندوستان میں ۱۲۰۳۰۴ آدمی پاگل ہیں۔ اور ۶۰۱۳۷۰ اندھے ہیں۔ کوڑھوں کی تعداد ۱۴۷۹۱۱ ہے

نصف مرد غیر شادی شدہ ہیں۔ اسی طرح جن عورتوں کی شادی نہیں ہوئی۔ اُن کی تعداد کل عورتوں کی آبادی کا $\frac{1}{3}$ ہے+

ہندوستان میں اچھوتوں کی تعداد ۵۱۶۵۳۹۱۷ ہے۔ یعنے ہر سات آدمیوں میں سے ایک آدمی اچھوت سمجھا جاتا ہے+

کینیڈا کی ایک پاگل عورت کو ہر طرح کی چیز نگل جانے کی عادت تھی۔ لیکن اس کو کوئی تکلیف نہ تھی۔ ایک بار شاید اُسے درد اٹھا۔ ایکس رے کے معائنہ کے بعد جب اپریشن کیا گیا۔ تو مندرجہ ذیل اشیاء برآمد ہوئیں:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴۷۹ ٹیڑھی پنیں ۔ ۱۶۵ خمیدہ تاروں کے ٹکڑے ۔ ۱۹۱ شیشے کے ٹکڑے ۔ ۷۶ اسیفٹی پنیں ۔ ۸۵۰ کیلیں ۔ ۵۴ آہنی ٹکڑے ۔ ۲۰ موزہ بند کے بکسوئے ۔ لوہے کے پیچ ۔ پتھر کے دانے ۔ سکے ۔ ٹین ۔ ٹوٹی ہوئی کنجیاں وغیرہ

ایبٹ آباد ۔ ۳ ر فروری ۔ مقامی سیشن جج نے مسماۃ پیاری قوم آوان کو اپنے خاوند کو زہر دے کر ہلاک کرنے کے الزام میں سولہ سال عبور دریائے شور کی سزا دی ہے ۔ مسماۃ پیاری سولہ سال کی نوجوان لڑکی ہے ۔ مقدمہ کے واقعات اس طرح بیان کئے جاتے ہیں ۔ مسماۃ پیاری کی شادی چھوٹی عمر میں اسکے والدین نے ایک دائم المریض اور بدصورت شخص مسمّی نواب سے کر دی تھی ۔ نکاح کے بعد خانگی جھگڑے شروع ہو گئے ۔ مقتول نے موت سے پہلے بصد مشکل تھانہ میں پہنچکر رپورٹ دی ۔ کہ مجھے شک ہے کہ میری بیوی نے مجھے دال میں زہر کھلا دیا ہے ۔ اور خود گھر کا اثاثہ اڑا کر اپنے میکے چلی گئی ہے ۔ مسماۃ پیاری نے پولیس کے روبرو اقبال جرم کر لیا ۔ لیکن عدالت میں اپنے بیان سے منحرف ہو گئی ✚

بریلی ۔ ۲ ر فروری ۔ موضع مادھوپور ضلع بریلی کی ایک عورت کا سب ڈویژنل مجسٹریٹ باہری کی عدالت میں زیر دفعہ ۳۰۲ دفتل ، چالان کیا گیا ہے ۔ استغاثہ کا بیان ہے ۔ کہ ملزمہ کی اپنی جیٹھانی سے لڑائی ہو گئی ۔ اور غصّہ کی حالت میں اس نے آخرالذکر کی ۴ سالہ لڑکی کو گنڈاسہ سے قتل کر دیا ۔ اور لاش کو گاؤں کے تالاب میں پھینک دیا ۔ تمام دن لڑکی کا پتہ نہ لگا ۔ اس کے والدین اس کی تلاش میں پھرتے رہے ۔ مگر کچھ پتہ نہ چلا کچھ گاؤں والوں کو شبہ ہوا کہ ہو نہ ہو ۔ لڑکی کو ملزمہ نے مار دیا ہے ۔ چنانچہ انہوں نے اسے ڈرا دھمکا کر پوچھا تو اس نے سب کچھ بتا دیا ✚

صنعتی پیداوار کے اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ ۱۹۳۰ء میں برطانیہ عظمےٰ میں ۱۱ کروڑ ۔ ۹ لاکھ ۸۰ ہزار ۶ سو پونڈ وزن تمباکو کے سگرٹ پیئے گئے ✚

اگرچہ مختلف وزن کے سگرٹ تیار کئے جاتے ہیں لیکن عام طور پر ایک پونڈ تمباکو میں ۳۸۴ سگرٹ بنائے جاتے ہیں ۔ اس وزن کے حساب سے ۱۹۳۰ء میں اہل برطانیہ نے ۴۵ ارب ۸۹ کروڑ ۸۹ لاکھ ۸۲ ہزار ۴ سو سگرٹ استعمال کئے ۔ ۱۹۲۴ء اور ۱۹۳۰ء کے درمیان سگرٹ نوشی کی عادت نے پچاس فی صدی ترقی کی ۔ اور اس عادت میں دم بدم اضافہ ہوتا جا رہا ہے ۔ چنانچہ گذشتہ تین سال سے ۶ لاکھ ۲۲ ہزار پونڈ وزن کے سگریٹ کی درآمد ہو رہی ہے ۔ اور اس وقت ۵۰ ارب سگرٹ پیئے جا رہے ہیں ✚

سگریٹ کی مانگ برطانیہ میں اسقدر زیادہ بڑھ گئی ہے ۔ کہ سگرٹ بنانے والی بہت سی مشینیں ایسی ایجاد ہو گئی ہیں ۔ کہ جو فی منٹ ایک ہزار ۔ ۵۰۰ سگریٹ نکالتی ہیں ✚

جنگ عظیم کے دوران میں خواتین کے طبقہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سگریٹ نوشی کی بہت زیادہ کثرت ہوگئی ہے +

ریاستہائے متحدہ امریکہ کی وزارت مالیہ کیطرف سے وہاں کی دولت وخوشحالی کے اعداد وشمار شائع کئے گئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک میں ۴۹۵ اشخاص ایسے ہیں۔ جن کی سالانہ آمدنی دس لاکھ ڈالر (ایک ڈالر سوا دو روپے) ہے۔ ۱۳۱ اشخاص کی آمدنی ۱۵ لاکھ ڈالر۔ ۳۲ اشخاص کی ۵۰ لاکھ ڈالر ہے +

۱۹۳۰ء میں حکومت امریکہ ایک کھرب ۱۲ ارب ۷۹ کروڑ ڈالر تجارتی کمپنیوں کے منافعہ سے اور ۲۸ ارب ۷۶ کروڑ تیس لاکھ ڈالر انکم ٹیکس میں وصول ہوئے لیکن اس کثیر آمدنی کے باوجود بھی اسکے بجٹ میں ۷ کروڑ ڈالر کا خسارہ نظر آتا ہے۔ ایک طرف دولت کی بہتات کا یہ حال ہے۔ اور دوسری طرف دو کروڑ باشندے بے کار اور گرسنگی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ وہ ضیق معاش کی ایسی رُوح فرسا تکالیف میں مبتلا ہیں۔ کہ والدین اپنے بچوں کو بیچ ڈالنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ تاکہ اولاد کو فاقہ کشی کی مصیبتوں سے نجات مل سکے +

طبّی ٹوٹکے

زکام کا علاج

زکام ہونے پر نہانے کے پانی میں تھوڑا سا نمک ملا کر نہانا چاہیئے یہ حد درجہ فائدہ مند ثابت ہوگا۔ علاوہ ازیں نمک ملے ہوئے پانی سے نہانے سے تھکاوٹ بھی دُور ہو جاتی ہے +

پاؤں پھٹنے کا علاج

سردی کے موسم میں ہاتھ پاؤں پھٹ جاتے ہیں۔ انہیں چینی کے شربت سے دھو دینا چاہیئے۔ آرام ہوگا۔ السی کا تیل لگانا بھی سود مند ہوگا +

پاؤں پھٹنے کا علاج

پانی میں پھرنے کے باعث عورتوں کے اکثر پاؤں کٹ جاتے ہیں۔ رات کو سوتے وقت ان پر کڑوا تیل لگا کر ہلدی چھڑک دی جائے تو دو چار روز کے اندر اندر آرام آجاتا ہے۔

ہونٹ پھٹنے کا علاج

سردی کے موسم میں عموماً ہونٹ پھٹ جایا کرتے ہیں۔ شہد اور عرق گلاب کو ملا کر ہونٹوں پر لگانے سے فائدہ ہوگا

آنکھوں کا علاج

اگر گرمی کیوجہ سے آنکھیں آگئی ہوں تو علی الصباح اُٹھ کر ننگے پاؤں سبز گھاس پر چلنا چاہیئے۔ گھاس پر نگاہ جمانا بھی مفید ہوگا۔

نمک کے فوائد

تھکی ہوئی نگاہ کیلئے تھوڑا سا نمک پانی میں گھول کر آنکھیں دھو ڈالو (۲) جب چھاتی بدہضمی کے باعث جلتی ہو تو ایک چمچہ چائے ایک گلاس پانی میں نمک ڈالکر پی جاؤ (۳) بھڑ، شہد کی مکھی یا بھڑ کے کاٹے پر نمک گیلا کر کے لگاؤ (۴) باریک نمک سے دانت صاف ہوتے ہیں (۵) گرمیوں میں غالیچے کے نیچے نمک چھڑکنے سے کیڑا نہیں لگتا۔ (۶) زکام میں نمک کے پانی کی نسوار لینا مفید ہے (۷) سیاہی کے داغ دُور کرنے کیلئے نمک مفید ہے (۸) جب گلا پڑ جائے۔ تو نمک کے پانی سے غرارہ کریں (۹) پیتل کو نمک اور سرکہ سے ملا کر صاف کرتے ہیں (۱۰) چونے کی سفیدی میں اگر نمک ڈالا جائے تو پائیدار ہوتی ہے اور رگڑنے سے سفیدی نہیں پڑتی + (کشمیری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی کوٹھی واقعہ محلہ دارالانوار (جسے میں مشرق الانوار کہتا ہوں) تکمیل پا رہی ہے۔ جنوبی طرف نو کئی کمروں پر مشتمل مردانہ حصہ ایوان خلافت ہے، اور شمالی جانب زنانہ حصہ کئی کمروں ۳ برآمدوں پر مشتمل اور پھر مغربی طرف پر صحن میں ایک چھوٹی سی کوٹھی اور بنائی گئی ہے۔ ایسا ہی ایک مشرقی جانب بن رہی ہے۔ شمالی جانب خادمات کے دو کواٹر اور کئی کمرے ہیں۔ کنوئیں کے پاس اصطبل، موٹر خانہ ہے۔ بہ تقریب افتتاح حضور نے ۲۹ جنوری تخمیناً ایک ہزار رجال و نساء کو شاندار دعوت شکرانہ دی (۲) جناب مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔ اے انگلستان میں اور مولوی فضل الرحمن صاحب حکیم مغربی افریقہ میں تبلیغ کیلئے ۲ فروری دارالامان سے روانہ ہوئے، الوداع کیلئے مردوں اور خواتین اور بچوں کا جم غفیر موجود تھا ۸ فروری بمبئی سے جہاز پر سوار ہو گئے حضرت امام کا تار پہنچنے پر مکرمی درد صاحب کو پانچ ہار پہنائے گئے خدا تعالیٰ بابرکت کرے، خیریت سے منزل مقصود پر پہنچائے اور اسلام و احمدیت کا بول بالا کرنیکی توفیق ہر دو مجاہدین کو بخشے۔

مسجد اقصیٰ کی توسیع کیلئے چندہ

مسجد اقصیٰ (جو ہماری مسجد جامعہ ہے) کی توسیع کیلئے جنوبی جانب پر ایک مکان خریدا جا رہا ہے۔ سات آٹھ ہزار روپیہ خرچ کا تخمینہ ہے جس کے جمع کرنے کیلئے یہ قرار پایا ہے کہ قادیان میں رہنے والے احمدی اپنی آمدنی کا ۱/۲ حصہ دو قسطوں میں ادا کر دیں ان کے علاوہ وہ لوگ اسمیں حصہ لیں جو اپنی رہائش کیلئے یہاں زمینیں خرید چکے ہیں، انکے بعد جسکو اللہ تعالیٰ توفیق دے ثواب حاصل کرے، جناب ناظر صاحب بیت المال نے خواتین کو ان الفاظ میں خطاب کیا ہے۔

ایڈیٹر کی چٹھی کا آپ نے کیا جواب دیا؟

محترمہ:- السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:-

میں نے ۱۵ جنوری کے مصباح میں اسی کالم میں ایک چٹھی لکھی تھی کہ اخبار مصباح پہلے آپکے نام جاری تھا۔ اب کسی وجہ سے بند ہے۔ بطور نمونہ پرچہ ارسال ہو رہا ہے۔ ملاحظہ فرما کر اسے پھر اپنے نام جاری کرا لیں۔ اور اسکا سالانہ یا ششماہی چندہ بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں، یا وی پی کی اجازت دیں، اُمید ہے کہ آپ اپنے اخبار کی توسیع اشاعت میں حصہ لیکر عند اللہ ماجور ہونگی، اگر آپ پہلے سے خریدار ہوں تو اپنے اقرباء میں تحریک فرماویں کیونکہ مصباح کے اخراجات کیلئے کم از کم ۲۵۰ خریدار مزید مطلوب ہیں۔ (خاکسار ایڈیٹر مصباح)

چندہ کشمیر کمیٹی

کشمیر کمیٹی کا کام زور شور سے جاری ہے، حال میں جو لاہور اسکا اجلاس ہوا ہے اسمیں موعودہ اصلاحات کو جلد جاری کرنے کیلئے حکام کو توجہ دلائی گئی ہے۔ ورنہ پھر کشمیر ڈے مقرر کر کے متفقہ آواز اٹھانیکا اعلان کیا گیا ہے۔ اخراجات کیلئے خواتین بھی برابر چندہ بھیجتی رہیں۔ مفصل آئندہ نمبر میں۔

(چندہ بنام فنانشل سکرٹری کشمیر کمیٹی قادیان بھیجیں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ مصباحی بہنیں اس چندہ میں ایسا ہی حصہ لیں گی۔ جیسا کہ ان کے اخلاص ...

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶۰

اخبار مصباح ۔ قادیان دارالامان ۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

سلمہ کا پھول

میز پوش ۔ کشن یا ٹوپی کے لئے موزوں ہے

مرسلہ

صغریٰ بیگم از نئی دہلی

یکم مارچ کو مصباح کا تبلیغی نمبر نکلے گا ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا۔